جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل عمران

(۱۳)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ
اللّٰهِ، كَمَثَلِ اٰدَمَ، خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ

یہ ہماری آیتیں اور بڑی پر حکمت یاددہانی ہے جو ہم تمھیں سنا رہے ہیں۔[۱۱۴] اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے۔ اللہ نے اُسے مٹی سے بنایا، پھر حکم دیا کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔[۱۱۵] تمھارے پروردگار کی طرف سے یہی حق ہے،[۱۱۶] لہٰذا تم کسی شبہے میں نہ رہو۔[۱۱۷] پھر یہ علم تمھارے پاس آجانے کے بعد بھی جو اِس معاملے میں تم سے جھگڑیں تو کہہ دو کہ آؤ ہم بھی اپنے بچوں کو بلائیں اور تم بھی اپنے بچوں کو لے آؤ، اور ہم بھی اپنی عورتوں کو

---

[۱۱۴] یہ خاتمۂ بحث کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف التفات ہے تاکہ مخاطبین جو رویہ اختیار کر رہے ہیں، اس کے مقابل میں آپ کو تسلی دی جائے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کے بارے میں حق وہی ہے جو آپ کو بتایا جا رہا ہے۔ نصاریٰ کے تصنیف کردہ اساطیر اس کے برخلاف محض گمراہی ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[۱۱۵] یعنی آدم علیہ السلام اگر ماں باپ، دونوں کے بغیر پیدا ہو کر معبود نہیں بن گئے تو سیدنا مسیح کو یہ لوگ آخر کیوں معبود بنا بیٹھے ہیں؟

[۱۱۶] اصل الفاظ ہیں: 'الحق من ربك'۔ اس جملے میں مبتدا محذوف ہے۔ یہ اس موقع پر کیا جاتا ہے، جب

الْعِلْمِ فَقُلْ: تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ، وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ، وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ، ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ، وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾

بلائیں اور تم بھی اپنی عورتوں کو لے آؤ اور ہم اور تم خود بھی آجائیں،[118] پھر دعا کریں[119] اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔[120] اِس میں شبہ نہیں کہ یہی سچی بات ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور اللہ ہی عزیز و حکیم ہے۔[121] پھر وہ اعراض کریں تو (اِن کی ہٹ دھرمی لوگوں پر بھی واضح ہو جائے گی)، اِس لیے کہ اللہ تو اِن فساد کرنے والوں سے واقف ہی ہے۔ ۵۸۔۶۳

مخاطب کی ساری توجہ خبر پر مرکوز کرانا پیش نظر ہو۔

[۱۱۷] اس میں خطاب، بظاہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، لیکن روے سخن، اگر غور کیجیے تو عام مسلمانوں کی طرف ہے کہ انھیں اب اس معاملے میں کوئی شبہ نہیں رہنا چاہیے کہ سیدنا مسیح علیہ السلام سے متعلق اصل حقیقت یہی ہے جو قرآن نے بیان کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے، وہ سب نصاریٰ کی افسانہ طرازی ہے۔ چنانچہ جملے میں جو عتاب محسوس ہوتا ہے، اس کا تعلق انھی افسانہ طرازی کرنے والوں سے ہے۔

[۱۱۸] یہ جملہ اصل میں جس طرح آیا ہے، اس میں عربی زبان کے اسلوب کے مطابق بعض چیزیں حذف ہوگئی ہیں۔ انھیں ظاہر کر دیا جائے تو پوری بات گویا اس طرح ہے: 'ندع نحن ابناء نا وانتم ابنائکم، ونحضر نحن انفسنا وانتم انفسکم، ثم نبتھل نحن وانتم'۔ ہم نے ترجمے میں انھیں کھول دیا ہے۔

[۱۱۹] اصل میں لفظ 'نبتھل' آیا ہے۔ اس کے معنی دعا اور تضرع کے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ترک کا جو مفہوم اس میں پایا جاتا ہے، اس وجہ سے یہ ایک دوسرے پر لعنت کی بددعا کے لیے معروف ہو گیا ہے۔

[۱۲۰] اس طرح کی بددعا سے حق و باطل کے فیصلے کا چیلنج وہی دے سکتا ہے جسے اپنے موقف کی صحت و صداقت کا پورا یقین ہو۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ چیلنج نصاریٰ کو اسی اذعان کے ساتھ دیا گیا، مگر تاریخ سے ثابت ہے کہ انھوں نے اسے قبول کرنے کی جرأت نہیں کی جس سے یہ بات آخری درجے میں واضح ہو گئی کہ وہ خود بھی اپنے موقف کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، بلکہ محض بات کی پچ اور اپنی ہٹ دھرمی کی آن قائم

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

رکھنے کے لیے اس پر اڑے ہوئے تھے۔

[۱۲۱] یعنی الوہیت صرف اللہ ہی کو سزا وار ہے۔ اس میں مسیح کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ ان کا جو درجہ و مرتبہ بھی ہے، اللہ کے ایک بندے اور اس کے رسول کی حیثیت سے ہے۔

[باقی]

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com